سلسلہ نمبر ۲

شہد کا استعمال ایک عظیم سُنّت

جناب مولانا محمد ارشاد صاحب

خلیفۂ مجاز

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

infomajliseirshad@gmail.com | www.majliseirshad.org

سلسلہ نمبر ۲

شہد کا استعمال ایک عظیم سنت

جناب مولانا محمد ارشاد صاحب

خلیفہ ءمُجازِ بیعت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ضروری تفصیل

نام وعظ: شہد کا استعمال ایک عظیم سنت

نام واعظ: جناب مولانا محمد ارشاد صاحب

تاریخ وعظ: ۴ ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ مطابق ۲۱ مارچ ۲۰۱۰ء بروز اتوار

وقت: بعد نماز مغرب

مقام: جامع مسجد عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ایف سی ایریا کراچی۔

اشاعت اول: ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۱ مئی ۲۰۱۹ء بروز منگل

عنوانات

شہد کی مکھی سے خطاب ۵

شہد کی مکھی کا گھر ۵

مادہ مکھی ٦

جنت میں نہریں ۸

بیماری سے حفاظت کا طریقہ ۸

حلال رزق ۱۰

شیخ کو اپنی بیماری کی اطلاع ۱۰

بابرکت پانی ۱۲

مریض کا علاج شہد سے ۱۳

حوالہ جات ۲۲

شہد کا استعمال ایک عظیم سنت

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاَوْحٰی رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ، ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ.(۱)

وقال تعالی: مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى (۲) صدق اللہ العظیم.

شہد کی مکھی سے خطاب

اللہ سبحان تعالیٰ قران کریم میں ارشاد فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب فرما کر کہ آپ کے رب نے شہد کی مکھی کو یہ حکم فرمایا:

وَاَوْحٰی رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ.

وہ درختوں اور پہاڑوں پر اپنے گھر بنائیں، اونچی جگہوں پر اپنے گھر بنائیں۔

شہد کی مکھی کا گھر

اور اس کا گھر بھی عجیب ہوتا ہے، آٹھ کونوں کا گھر ہوتا ہے۔ آٹھ آٹھ کونوں کا سائز بالکل الگ ہوتا ہے یعنی گویا آپ کسی اسکیل سے ناپ لیجیے کہ ہر کونہ کا ایک ہی سائز کا ہوگا، کس

نے اس کو یہ انجینئرنگ سکھائی ؟ ائیر کنڈیشننگ کا نظام اس کے پروں میں موجود ہے وہ اپ نے پروں سے اس کو ٹھنڈا کرتی اور پانی کو اڑاتی ہیں اور پوری سلطنت موجود ہے۔ ایک ملکہ ہے جو تقریباً روزانہ ایک ہزار انڈے دیتی ہے اور سپاہی مکھیاں مقرر ہوتی ہیں۔ اگر کوئی مکھی غلط رس عرق وغیرہ چوس کر آگئی تو سپاہی مکھیاں فوراً اس کو مار دیتی ہیں۔ لہٰذا شہد کے چھتے کے نیچے یا آس پاس مری ہوئی مکھیاں پڑی رہتی ہیں۔ یہ وہی مکھیاں ہوتی ہیں جو غلط رس چوس کر آئی ہیں یہ پورا نظام ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی کی طرف اشارہ فرمارہے ہیں کہ یہ ہم نے سکھایا:

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِىْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ، ثُمَّ كُلِىْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ.

مادہ مکھی

پھر ایک اشارہ اور ہے اس میں، اہل علم یہاں موجود ہیں۔ شہد کی مکھی کے خطاب کے جو صیغہ ہیں وہ مونث کے صیغہ استعمال ہوئے ہیں۔

ثُمَّ كُلِىْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِىْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِىْ مونث کا صیغہ ہے۔ آج کی جدید تحقیق سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ رس چوسنے کا کام مونث مکھیاں کرتی ہیں، مادہ مکھیاں کرتی ہیں اور وہ جو نر مکھیاں ہیں وہ کام نہیں کرتی ہیں۔ اس کی طرف اللہ تعالیٰ نے قرآن میں چودہ سو سال پہلے اشارہ فرمادیا۔

ثُمَّ كُلِىْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِىْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا

پھلوں کا رس چوسنے کا حکم اللہ نے اس کو دیا ہے، اور جو اللہ نے اس کے لیے راستے مقرر کیے ہیں، انہی راستوں پر وہ چلتی ہے، اللہ اکبر۔ اس کا کیا مطلب ہوا؟ چھتے کو کیسے بنانا ہے؟ اور پروں سے شہد کے پانی کو کیسے اڑانا ہے؟ وغیرہ وغیرہ اور جو مکھیاں غلط رس چوس کر آجائیں تو ان کو کیسے ختم کرنا ہے؟ ان کو قتل کر دیا جاتا ہے۔ یہ فَاسْلُكِىْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا

میں یہ سب داخل ہے اور صحیح صحیح راستوں پر چلنا یعنی باغات کی طرف جانا اور ندی نالوں کی طرف جہاں جہاں گندہ پانی ہوتا ہے وہاں پر آپ کو شہد کی مکھی نظر بھی نہیں آئے گی۔ تو یہ اللہ نے اس کے راستے مقرر کر دیے ہیں۔

اور فرمایا:

يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ

ان مکھیوں کے پیٹوں سے مختلف رنگ کا مشروب نکلتا ہے، یعنی شہد۔

فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ

اس میں لوگوں کے لیے شفاء ہے۔ تمام انسانوں کے لیے اس میں شفاء ہے (یہ شفاء پر جو میں نے ایک دن بتایا تھا کہ وہ بعد میں یاد دلانا، اس کی تشریح بعد میں کر دیں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ) تو یہاں وضاحت کے ساتھ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قرآن کریم میں شہد کا ذکر فرمایا ہے، اور شہد کی تو کیا بات ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ایک مکمل سورت کا نام ہی شہد کی مکھی پر رکھا۔ چودہویں پارے میں سورہ نحل ہے۔ شہد کی مکھی کو نحل کہتے ہیں، دونوں لفظ آتے ہیں مذکر بھی مونث بھی یعنی نحل بھی آتا ہے نحلہ بھی آتا ہے۔ حدیث میں نحلہ کا بھی لفظ آیا ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: نهىٰ عن قتل اربع من الدواب النملة والنحلة والهدهد والصرد.(۳)

یہاں پر نحلہ مونث استعمال ہوا ہے۔ مذکر بھی استعمال ہوتا ہے اور مونث بھی استعمال ہوتا ہے، اور دونوں صحیح ہیں۔ چار جانوروں کے قتل کرنے سے حضور علیہ الصلوٰۃ السلام نے منع فرمایا ہے: نمبر ایک چیونٹی، نمبر دو نحلہ یعنی شہد کی مکھی، نمبر تین ہدہد، اور نمبر چار صرد یعنی لٹورا.

ان چار جانوروں کے قتل کرنے کو منع فرمایا ہے۔ ایک اور جگہ بھی شہد کا ذکر ہے فرمایا کہ:

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ

جنت کے اندر جو نہریں ہیں پانی کی جو خراب ہونے والا پانی نہیں ہے۔

جنت میں نہریں

وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُه

اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ تبدیل نہیں ہو گا۔ ناگوری کا دودھ آجائے آج کل گرمی ہے فریج کے بغیر ایک رات بھی نہیں رکھ سکتے؟ اگلی صبح کو دیکھیں گے تو نہ صرف اس کا ذائقہ بدلا ہوا ہو گا بلکہ اس کی ہیئت بھی بدل چکی ہو گی، پھٹ چکا ہو گا۔ اب اس سے کچھ اور ہی بنائیں، چائے بنانے کے کام تو نہیں آئے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جنت میں ایسی دودھ کی نہریں ہیں کہ اس کا ذائقہ تبدیل نہیں ہو گا۔

وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ

شراب کی نہریں مگر وہ شراب، شراباً طہورا ہو گی۔ واتقاهم ربهم شرابا طهورا اس کے پینے سے عقل میں اضافہ ہو گا۔ اللہ کی ہوش مندی میں اضافہ ہو گا۔ یہ دنیاوی شراب نہیں کہ آدمی رشتوں کی تمیز بھول جائے۔

وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى

چار قسم کی نہریں ہوں گی یہ سب سے آخر میں ذکر فرمایا کہ جنت کے اندر پاکیزہ شہد کی نہریں بھی ہوں گی۔ یہ قرآن میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے گویا کہ نعمتیں گنوادی جنت کی۔ دیکھیے شہد کی مکھی کے نام پر سورت کا نام رکھ دیا گیا اور شہد کا ذکر کیا جارہا ہے کہ اس کے اندر شفاء ہے۔

بیماری سے حفاظت کا طریقہ

اور فرمایا کہ:

من لعق العسل ثلاث غدوات كل شهر لم يصبه عظيم من البلاء.(۴)

جس نے ہر مہینے میں تین مرتبہ شہد چاٹ لیا، لعق یلعق یعنی چاٹنا، اس کو پھر پورے مہینے میں کوئی بڑی بیماری نہیں ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ آپ بتایئے کتنی بڑی نعمت ہے، اور خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساری زندگی کا معمول ہے یہ تھا کہ شہد کو نہار منہ نوش فرمایا کرتے تھے پانی میں ملا کر۔ یہ ساری زندگی معمول رہا ہے۔

کان أحب الشراب إليه العسل.(۵)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پینے والی چیزوں میں سب سے زیادہ پسند سب سے زیادہ محبوب شہد تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مزاج شناس ہیں۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب الحلواء والعسل.(٦)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھا اور شہد بہت پسند تھا۔

اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

علیکم بالشفاءین العسل والقرآن.(۷)

تم پر لازم ہے دو شفاء کو لازم پکڑلو علی لزوم کے لیے آتا ہے، یعنی تم اپنے اوپر لازم کرلو دو شفاؤں کو (الاصل والقرآن) نمبر ایک شفا کون سی ہے؟ شہد اور نمبر دو قرآن۔ ہمارے لیے دونوں شفاء ہیں۔

یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ

یہ تو شہد کے بارے میں فرمایا اور قرآن کے بارے میں دوسری جگہ فرمایا:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ.(۸)

یہاں قرآن کے بارے میں فرمایا کہ یہ شفاء ہے ایمان والوں کے لیے۔

حلال رزق

اور ایک حدیث میں فرمایا کہ **درھم الحلال** حلال کا درہم ہو **یشترا بالاصل** اس سے شہد خریدا گیا ہو **ویشربوا بماءالمطر** اور بارش کے پانی میں اس کو ملا کر پیا گیا ہو۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں، حلال کا درہم ہو اور اور اس سے شہد خریدا گیا ہو اور بارش کے پانی میں اس کو ملا کر پیا گیا ہو تو **شفاء من کل داء** ہر بیماری سے شفاء ہے۔ یہ ایسا نسخہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں ہر بیماری سے شفا ہے۔(۹)

اللہ اکبر، اللہ اکبر یہ بہت بڑی نعمت ہے بہت بڑی نعمت ہے ایسی بڑی نعمت ہے شاید ہم ناواقف ہیں۔ اکثر لوگ ناواقف ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کیسی بڑی نعمتیں عطاء فرمائی ہیں اور جس چیز کی جنت میں نہریں ہوں وہ معمولی چیز نہیں ہوتی۔

حضرت خشرم بن حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بیمار ہو گیا، یہ غیر معروف صحابی ہیں اکثر لوگ ان کے نام سے ناواقف ہوں، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دیکھیں کہ ایک غیر معروف صحابی سے محبت کا عالم کیا ہے؟ جب یہ صحابی بیمار ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پیغام پہنچوایا کہ حضور میرے لیے دعا فرمادیجیے اور دوا بھی فرمادیجیے۔(۱۰)

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے باطن کے لیے بھی دعائیں کراتے تھے اور دوائیں بھی لیتے تھے اور ظاہر کے لیے بھی کرواتے تھے۔

شیخ کو اپنی بیماری کی اطلاع

ایک صحابی حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرا دل سخت ہے:

شکا إلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قسوۃ قلبه میرا دل سخت ہے۔

فرمایا: **فقال امسح رأس الیتیم وأطعم المسکین**۔(۱۱)

تم اگر اپنا دل نرم کرنے چاہتے ہو دو کام کیا کرو۔ جہاں کوئی یتیم مل جائے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو شفقت سے۔ نمبر دو مساکین کو کھانا کھلایا کروں۔ تمہارا دل ان دو چیزوں سے نرم ہو جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین دل کی باتیں، جو دل کے امراض تھے وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کرتے تھے۔ اسی لیے میرے دوستو اگر اس زمانے میں صحابہ کو ضرورت پڑ رہی ہے تو اس زمانے میں ہمیں بھی اللہ والوں کی ضرورت ہے۔ یہ حدیث جس میں انہوں نے اپنے دل کی سختی کی شکایت کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے علاج دریافت کیا یہی تو تصوف ہے کہ آپ اپنے دل کی بیماریاں کہ مجھے حسد ہے، کینہ، بغض اور نگاہ میری غلط استعمال ہوتی ہے، زبان میں غلط استعمال کرتا ہوں شرعی پردہ میں نہیں کرتا۔ آپ مجھے بیماری کا علاج بتادیجیے یہی تو شیخ سے پوچھا جاتا ہے، تب ہی تو آدمی اللہ والا بنے گا۔ ورنہ شیطان اس کا راستہ روکے ہی رکھے گا۔ اللہ تک نہیں پوچھنے دے گا۔ اور بہت ساری احادیث ہیں یہ ایک نہیں ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ اپنے دل کی بیماریوں کو ظاہر کرکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ کر اور ان سے علاج دریافت فرمایا کرتے تھے۔

یہی کام اہل اللہ کا آج وہ کہتے ہیں کہ تعویذ دے دیجیے، تعویذ دینا تھوڑی ہی ہے ان کا کام۔ ٹھیک اگر وہ دے دیتے ہیں ٹھیک ہے لیکن ان کا اصل کام یہ نہیں ہے ، تو جب صحابہ کو اس زمانے میں ضرورت پڑی تو ہمیں اس زمانے میں ضرورت نہیں ہے کہ اپنی باطن کی بیماریوں کے علاج کے لیے یا ہم بالکل ٹھیک ہیں ہمیں کوئی بیماری نہیں ہے یا تو ایسا ہو کہ ہمیں کوئی بیماری نہ ہو، ہمارا دل تو بالکل صحیح ہے صحابہ کو ضرورت پڑتی ہوگی، اس زمانے میں ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔

تو بہر حال حضرت خشرم بن حسان رضی اللہ عنہ جب بیمار ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیغام بھیجا کہ دعا بھی فرمادیجیے اور دوا بھی تجویز فرمادیجیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کے سب سے بڑے طبیب بھی ہیں۔

حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو سینے میں تکلیف ہوئی، بیمار ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لیے تشریف لے گئے سینے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ: ان کو

دل کا دورہ پڑا ہے (۱۲)۔ کوئی ٹیسٹ نہیں، کوئی ایکسرے نہیں، ہاتھ رکھا اور تشخیص فرمادی مرض کی۔ ان کو دل کا دورہ پڑا ہے ان کو فلاں حکیم کے پاس لے جاؤ اور حکیم کا علاج بھی خود تجویز فرمایا کہ حکیم کو چاہیے کہ سات عجوہ کھجوریں ان کو پیس کر اور ان کی گٹلیوں کو پیس کر ان کو کھلائیں۔ یہ علاج ہوتا رہا ہوتا رہا۔

یہاں تک جنگ قادسیہ اس کے بعد لڑی ہے حضرت سعد ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے۔ ہمارا تو کوئی دل کا مریض ہو جائے تو اس کو ہم کہتے ہیں بھائی بس اب آرام کیجیے ریٹائرمنٹ لے لیجیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاج سے کیا فائدہ ہوا ہے اور خود علاج تجویز فرمایا۔ ہم تو ایک چیز کو دیکھتے ہیں اور حضور کا یہ جو پہلو زندگی کا ہے یہ بڑا عجیب پہلو ہے، حضور سب سے بڑے طبیب تھے کائنات کے آپ سے بڑا کوئی طبیب اور کوئی بڑا ڈاکٹر نہیں آیا اللہ تعالیٰ نے ان علوم سے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نوازا تھا، کامل طریقہ سے تھے۔

تو جب انہوں نے پیغام بھیجا کہ میں بیمار ہو گیا ہوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں شہد کی کُپی روانہ فرمائی، لو پیو اس کو۔ یہ محبت بھی تھی، شہد موجود تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فوراً روانہ روانہ فرمایا۔ اور اپنے صحابی سے کیسی محبت فرمائی لو بھئی لو جلدی سے اس کو استعمال کر لو، تاکہ ٹھیک ہو جاؤ۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ پھوڑے اور پھنسیوں پر بھی شہد لگایا کرتے تھے۔ کسی نے ان سے پوچھا حضرت آپ پھوڑے اور پھنسیوں پر بھی شہد لگاتے ہیں؟ تو فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یہ نہیں فرمایا کہ: "فیہ شفاء للناس" کہ شہد میں لوگوں کے لیے شفاء ہے تو جب یہ فرمایا ہے تو شہد لگانے سے پھوڑے پھنسیوں میں بھی شفاء ہو گی۔

بابرکت پانی

حضرت عوف ابن مالک الاشعری رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے اور اپنے بیٹے کو حکم فرمایا کہ: بیٹا کوئی گھر تلاش کروں جہاں بارش کا پانی موجود ہو۔ بارش کا پانی ذخیرہ کیا ہوا بیٹے نے وجہ پوچھی کہ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں؟ فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے بارش کے پانی کے بارے میں فرمایا ہے

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ.(۱۳)

یہ جو بارش کا پانی ہم نے نازل فرمایا ہے یہ مبارک پانی ہے برکت والا پانی ہے، اس لیے منگوا رہا ہوں۔ جب وہ بارش کا پانی کہیں سے پڑوس سے تلاش کر کے لے آئے پھر فرمایا کہ اب زیتون لاؤ زیتون کا تیل لاؤ۔ انہوں نے پھر پوچھا اس کی کیا وجہ؟ فرمایا اللہ پاک قرآن میں فرماتے ہیں:

مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ.(۱۴)

یہ تیل زیتون کے درخت کا تیل ہے جو کہ مبارک ہے برکت والا ہے۔ لہٰذا اس کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ برکت والی چیز ہے۔ اس کا بھی انتظام ہو گیا تو فرمایا اب شہد لاؤ؟ وجہ پوچھنے پر فرمایا کہ شہد کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ

اس میں لوگوں کے لیے شفاء ہے۔

تینوں چیزوں کا انتظام جب ہو گیا اور تینوں چیزوں کو ملایا اور ملا کر پی گئے تین دن میں تندرست ہو گئے۔(۱۵)

مریض کا علاج شہد سے

حضرت علی رضی اللہ عنہ مریضوں کو عجیب علاج تجویز فرمایا کرتے تھے۔ کوئی مریض آ جائے بیمار آپ رضی اللہ عنہ کے علم میں آتا تھا تو فرماتے تھے بھائی کسی کاغذ کے اوپر قرآن کی کوئی بھی آیت لکھ لو؛ کیوں کہ قرآن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

قرآن رحمت اور شفاء ہے۔ لہٰذا پورے قرآن سے کوئی بھی آیت لکھ لو اس کے بعد یوں کرو کہ بارش کے پانی سے دھوؤ اس لکھی آیت کو اور دھو کر اس میں شہد ملاؤ اور پی لو۔ یہ فرمایا کرتے تھے، یہ علاج ہے اور مریض تندرست ہو جاتے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی مریضوں کو اس سے ملتا جلتا علاج بتاتے

تھے۔ فرمایا کہ: بھائی قرآن کی آیت لکھو اور اس پر شہد ڈال دو اور پھر اس کو زبان سے چاٹ لو اور اسی آیت کو زبان سے چاٹو اس کی سیاہی مل جائے گی شہد میں اور شفاء ہو جائے گی ان شاء اللہ۔ وہ اس سے ملتا جلتا علاج بتاتے تھے تو میرے دوستوں یہ بہت بڑی نعمت ہے۔

روایات میں آتا ہے کہ ایک صحابی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے بھائی کو استقلات بطن کی شکایت ہوگئی ہے یعنی پیچش اسہال جس کو ہم آج کل کے زمانے میں موشن کہتے ہیں دست یا موشن کہہ دیا جاتا ہے تو میرے بھائی کو اس کی شکایت ہوگئی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فقال اسقه عسلا ان کو شہد پلاؤ۔ وہ گئے شہد پلایا پھر واپس آئے کہ اور دوبارہ یہی فرمایا کہ میرے بھائی کو استقلاق بطن کی بیماری ہوگئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوبارہ شہد پلاؤ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے پلایا تھا، مگر اس کے دستوں میں اور اضافہ ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر پلاؤ تیسری مرتبہ پھر یہ علاج فرمایا کہ پلاؤ، انہوں نے پھر پلایا اور پھر آکر عرض کیا کہ میرے بھائی کو یہی بیماری ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ: اس کو شہد پلاؤ۔ اور فرمایا:

إني سقيته فلم يزده إلا استطلاقا

میں نے عرض کیا میں نے شہد پلایا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تاویل حکم میں مگر اس کے دستوں میں اور اضافہ ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر پلاؤ تو چاروں مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا: پھر پانچویں مرتبہ پھر وہ دوبارہ حاضر ہوا،

تو اس پر جوش میں آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدق الله و كذب بطن أخيك۔ (١٦)

اللہ نے تو سچ کہا ہے فیہ شفاء اللناس کی طرف اشارہ ہے کہ لوگوں کے لیے شہد میں شفاء ہے لیکن تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹ بولتا ہے۔ پھر عرض کیا کہ دوبارہ شہد پلاؤ پانچویں مرتبہ پھر شہد پلوایا اب پانچویں مرتبہ میں شفاء ہوگئی۔

معلوم ہوا وہ شہد جو پلواتے رہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ وہ فاسد مادوں کو اور

جراثیم کو نکال رہا تھا ، اسی وجہ سے اس کے دست بڑھ رہے تھے۔ اسہال کی شکایت اور مزید بڑھ رہی تھی تو وہ فاسد ماددے نکل رہے تھے یا جراثیم اور پانچویں مرتبہ میں بالکل صحت ہوگئی اور سارے جراثیم نکل گئے ، فاسد مادددوں کا اخراج ہو گیا۔

ایک مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا عصر کی نماز کے بعد اپنی بیویوں کے پاس تشریف لے جاتے اور تھوڑی دیر تھوڑی دیر سب کے پاس جاتے تھے اور جتنی دیر ایک کے پاس بیٹھتے تھے اتنی ہی دیر دوسری کے پاس بیٹھتے تھے۔ لہٰذا چاروں بیویوں سے ملتے تھے۔ سب سے ہی ملتے تھے لہٰذا ایک مرتبہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حفصہ بنتِ عمر رضی اللہ عنہا کے پاس عصر کے بعد تشریف لے گئے تو وہاں معمول سے زیادہ دیر بیٹھے ، حضرت عائشہ کو فکر ہوئی کہ بہت دیر بیٹھ گئے۔ کیا وجہ ہے؟ لہٰذا پتا کروایا۔ اچھا ایک بات میں پہلے عرض کر دوں اس واقعہ کو سن کر کوئی یہ نہ سمجھے کہ حضور کی بیویوں میں نعوذ باللہ آپس میں جلن تھی یا حسد تھا یہ پہلے عرض کر دوں نعوذ باللہ ہر گز ایسی بات نہیں تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں۔ اگر بالفرض محال ایسی بات ہوتی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی گئی منافقوں نے تہمت لگائی بہت طویل واقعہ ہے ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے بھی پوچھا دوسری بیویوں سے پوچھا کہ : بتاؤ تمہارا عائشہ کے بارے میں کیا خیال ہے؟ بیویوں سے پوچھتے رہے ، تو ساری بیویوں نے عرض کیا ہم عائشہ میں خیر کے سوا کچھ نہیں دیکھتے۔ حالاں کہ سوکن ہیں سوکن ہیں یہ تو موقع تھا الزام لگانے کہ ہاں یہ تو ہے ہی ایسی ان کے بارے میں جو الزام لگایا گیا ہے بالکل صحیح ہے۔ لیکن نہیں۔ عرض کیا ہم عائشہ میں خیر کے علاوہ کچھ نہیں دیکھتے۔ عائشہ ایسی نہیں ہو سکتی ، یہ الزام غلط ہے۔

اگر بالفرض محال حسد ہوتا یا جلن ہوتی آپس میں تو یہ موقع تھا حسد نکالنے کا ، مگر نہیں نکالا۔ ہمارے نبی کی بیویاں تھیں مومنوں کی مائیں تھیں وہ۔ لہٰذا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کسی کو بھیج کر پتا کروایا کہ اتنی دیر کیوں لگ گئی؟ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس۔ جس کو بھیجا تھا اس نے آکر اطلاع دی۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں ان کی پھوپھی نے ان کو شہد کی کپی تحفہ میں بھیجی ہے تو وہ اس میں شہد کا شربت

بنا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پلا رہی ہیں اسی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ دیر بیٹھ گئے۔ انہوں نے فرمایا اچھا یہ بات ہے، لہٰذا انہوں نے باقی دونوں بیویوں کو بلایا حضرت سودا رضی اللہ عنہا کو اور حضرت صفیارضی اللہ عنہا کو۔ حضرت سودا رضی اللہ عنہا سے فرمایا اور پہلے یوں فرمایا کہ میں اس کا ضرور جواب دوں گی یہ تو اصل میں حضور کی محبت میں مقابلہ ہوتا تھا۔ اس کو یوں سمجھو کہ حضور کی محبت میں مقابلہ ہوتا تھا۔ ارے شوہر ہی ایسا ملا تھا آج تک کسی کو ایسا شوہر نہ ملا تو وہ چاہتی تھی کہ ہمارے پر زیادہ توجہ ہو اور وہ چاہتی تھی کہ ہمارے سے زیادہ محبت ہو تو بس یہ مقابلہ تھا حسد جلن تھوڑی تھی۔ فرمایا کہ میں اس کا ضرور جواب دوں گی اور پھر حضرت سودا رضی اللہ عنہا کو اور حضرت صفیا کو بلایا اور ان کو سمجھایا کہ دیکھو اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم تینوں کی طرف تشریف لائیں گے۔ تو جب تمہارے پاس آئیں تو تم یہ کہنا کہ آپ کے منہ میں سے بدبو آرہی ہے۔ جب تم یوں کہو گی (اب دیکھیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تو مزاج شناز ہیں،) جب تم یوں کہو گی نہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم یوں کہیں گے۔ ان کو پہلے سے ہی پتا تھا کہ حضور یوں فرمائیں گے۔ یہ ہے محبت مزاج شناسی کی علامت۔ تم یوں کہنا آپ کے منہ میں سے بدبو آرہی ہے تو جب تم کہو گی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے نہیں نہیں میں نے حفصہ کے ہاں سے شہد پیا ہے۔ تو تم یوں کہنا کہ اچھا تو ہو سکتا ہے شہد کی مکھی نے عرفت کی جھاڑیوں سے معافیر کو بھی چوس لیا ہو گا۔ عرفت ایک جھاڑی کا نام ایک نسل ہے جھاڑی کی اس میں سے ایک گوند نکلتی تھی، جھاڑیوں کے تنے پر آپ نے دیکھا ہو گا اگر کسی چیز سے چوٹ لگ جائے تو گوند نکلتی ہے تو اس کو موافر اور عرفت کی جھاڑی سے ایک گوند نکلتی تھی جس کا نام موافیر تھا اور وہ بہت بدبو دار گوند تھی اس میں بدبو ہوتی تھی۔ تو حضرت عائشہ نے ان سے کہا آپ یوں کہنا کہ آپ کے منہ سے موافیر کی بدبو آرہی ہے۔ تو حضور فوراً یہ فرمائیں گے کہ میں نے حفصہ کے ہاں سے شہد پیا ہے۔ تو پھر تو یوں کہنا کہ اچھا اچھا شاید شہد مکھی نے موافیر کو بھی چوس لیا ہو گا عرفت کی جھاڑی سے۔ تو تم یوں کہہ دینا۔ حضرت سودا سے فرمایا تم بھی یوں کہہ دینا تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے بھی فرمادیا کہ تم بھی بالکل یہی الفاظ کہہ دینا جب تمہارے پاس آئیں۔

بالکل یہی الفاظ تم بھی یہی کہہ دینا اور میں بھی یہی کہوں گی، ہم تینوں ایسے ہی کریں گے۔ ابھی یہی باتیں چل ہی رہی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہنچ گئے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے سوچا کہ پہلے پہل میں کروں کہ حضور آپ کے منہ سے بدبو آرہی موافیر کی لیکن اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سودار ضی اللہ عنہا کے قریب ہو گئے، لہٰذا ہم دونوں الگ ہو گئیں۔ باقی بیویاں الگ چلی گئیں اپنے ہجروں میں۔

حضرت سودہ نے منصوبوں کے مطابق عرض کیا کہ آپ کے منہ سے موافیر کی بدبو آرہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل وہی جواب دیا جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پیش گوئی تھی۔ میں نے تو حفصہ کے ہاں سے شہد پیا ہے۔ اس پر حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ شاید شہد کی مکھیوں نے عرفت کی جھاڑیوں سے موافیر بھی چوس لی ہو گی۔ پھر اس کے بعد حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے انہوں نے بھی یہی بات کہی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی کلمات دوبارہ دہرائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی یہی بات کہی۔ اب جب اگلے دن معمول کے مطابق حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے تو وہ شہد جو ان کی برادری کی کسی عورت نے بھجوایا تھا تو وہ اب تک باقی تھا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ آپ کو شہد پلاؤ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لا حاجت لی فیہ مجھے اب شہد پینے کی کوئی حاجت نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گویا شہد کو اپنے اوپر حرام کر لیا۔ جب یہ اطلاع ان تین بیویوں کو پہنچی تو حضرت سودار ضی اللہ عنہا اور یہ تینوں بیٹھی ہوئی تھیں۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ارے ہم نے اپنے شوہر پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر شہد جیسی نعمت کو حرام کروا دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا چپ رہے چپ رہے۔ بس یہ واقعہ ہوا۔

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب شہد کو پینے ہی چھوڑ دیا، آپ کو پیش بھی کیا گیا اور آپ نے نہیں پیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کی آیت نازل فرمائی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شہد کتنی بڑی نعمت ہے۔ اس واقعہ سے ہی پتا چل جاتا ہے لہٰذا آیت نازل ہو گئی۔ اس سورت کا نام سورہ تحریم ہے اٹھائیسویں پارے میں ہے۔

اَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۱۷)

اے نبی آپ ایسی چیز کو حرام کر رہے ہیں جو اللہ نے آپ کے لیے حلال بنائی ہے۔

اَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

آپ اپنی بیویوں کو خوش کر رہے ہیں وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اللہ بہت زیادہ معاف فرمانے والے اور رحم فرمانے والے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قسم کو توڑا اور پھر شہد کو دوبارہ پینا شروع کر دیا۔ (۱۸) اگر یہ آیات نازل نہ ہوتی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہد پینا چھوڑ دیتے تو پھر امت میں شہد کو کون پوچھتا جب ہمارے نبی ہی نے اس کو نہیں پیا اور ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا تو ہم کیوں پیے شہد کو۔ لہٰذا امت ایک بہت بڑی نعمت سے محروم ہو جاتی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے تنبیہ فرمائی محبوبانہ تنبیہ کہتے ہیں اس کو۔ محبوبانہ شکوہ جو عاشق اور محبوب میں ہوتا ہے محبوبانہ شکوہ، گلہ شکوہ ہوتے ہیں۔ اس میں محبت کی چاشنی ہوتی ہے۔

قرآن میں چند مواقع ایسے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے محبوبانہ شکوہ فرمایا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بالکل اسی طرح جیسے کوئی عاشق اپنے محبوب سے محبت کے انداز میں شکوہ کریں۔ گلے شکوے ہوتے ہی ہیں محبت میں۔

اَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

یہ قرآن کی آیات نازل ہو رہی ہے ہیں۔ اب میں آپ کے سامنے ایک بات عرض کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مرے شیخ اور مرشد کی برکت سے اور بزرگوں کی برکت سے مجھے عطا فرمائی ہے۔ وہ بڑے کام کی بات کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں:

یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ

شہد کی مکھیوں کے پیٹوں سے ایسا مشروب نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہوتے

ہیں۔ آپ مختلف علاقوں میں چلے جایئے تو وہاں شہد کے مختلف رنگ ہوتے ہیں۔ کہیں براؤن ہوتا ہے کہیں کالے سے رنگ کا ہوتا ہے، کہیں سفیدی مائل ہوتا ہے کہیں کریم رنگ ہوتا ہے۔ مختلف رنگ ہوتے ہیں اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ اور اس میں لوگوں کے لیے شفاء ہے تو یہاں شفاء کا جو لفظ ہے یہ مطلق ہے شفا کا لفظ یہاں مطلق ہے مقید نہیں ہے۔ جب مطلق ہے تو مطلق کے بارے میں اصول فقہاء نے لکھا ہے۔

المطلق اذا اطلقا یرادبه الفرد الکامل

اگر مطلق کو مطلق انداز میں ذکر کیا جائے تو فرد کامل مراد ہوتا ہے تو یہاں پر شفاء کو اللہ تعالیٰ نے مطلق انداز میں ذکر کردیا قرآن کریم میں۔ لہٰذا یہاں شفاء کا فرد کامل مراد ہے۔ کیا مطلب ہوا؟ ہر بیماری سے شہد کے اندر شفاء ہے نمبر ایک تو یہ ثابت ہوا

المطلق اذا اطلقا یرادبه الفرد الکامل

فرد کامل مراد ہوتا ہے۔

اس سے ایک بات تو یہ ثابت ہوتی ہے کہ شہد کے اندر ہر بیماری کی شفاء رکھی ہے اور نمبر دو بات یہ ثابت ہوئی چاہے روحانی بیماری ہو چاہے جسمانی بیماری ہو دونوں قسم کی بیماریوں سے شہد کے اندر شفاء ہے۔ روحانی بیماری جیسے حسد، کینہ، بغض ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس سے بھی شہد میں شفاء ہے، یہ قرآن سے ثابت ہورہا ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے مطلق ذکر فرمایا ہے۔ لہٰذا فرد کامل مراد ہوگا۔ تو روحانی بیماریوں میں بھی شہد میں شفاء ہے اور جسمانی بیماریوں میں بھی شہد میں شفاء ہے۔

اب آیئے اسی واقعہ کی طرف کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہد کو پینا چھوڑ دیتے تو امت بھی نہ پیتی ہمارے نبی نے نہ پیا تو امت کیوں پیے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معصومیت حاصل تھی۔ تمام انبیاء علیہم السلام معصوم عن الخطاء ہوتے ہیں، ان کی تو حفاظت کی جاتی ہے۔ حکمت ان کو حاصل ہوتی ہے، انبیاء سے گناہ نہیں ہوسکتے۔ مگر امت گناہوں سے

بچنے والی اور بچانے والی چیز شہد سے امت محروم ہو جاتی اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہد کا استعمال چھوڑ دیتے اور جسمانی بیماریوں سے بچانے والی اس چیز سے بہت بڑی نعمت سے امت محروم ہو جاتی۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دوبارہ شروع کروایا گیا شہد۔ کہ آپ ﷺ آپ نے کیوں اس کو حرام کیا؟ جس کو اللہ نے آپ کے لیے حلال کر دیا۔ تو یہ وہ نقطہ ہے الحمدللہ جو اللہ تعالیٰ نے مجھے نصیب فرمایا۔ اس میں میرا کوئی کمال نہیں۔ اکابر اور میرے شیخ کی برکت ہے الحمدللہ! بس میں اپنے کمال کو اپنے شیخ کی طرف منسوب کر دینا چاہیے۔ مولانا مسیح اللہ خان صاحب فرماتے تھے کہ لائق مرید وہی ہے جو اپنے ہر کمال کو اپنے شیخ کی طرف منسوب کر دے۔ مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے آپ لوگ جانتے کتنا بڑا کام لیا ہے اللہ تعالیٰ نے تبلیغ و دعوت کا۔ فرمایا کہ یہ اللہ نے مجھ سے کام لیا تبلیغ و دعوت کا یہ دراصل میرے شیخ کی فکر تھی۔ میرے شیخ کی تمنا تھی اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ تمنا شیخ کی ہوتی ہے مرید اس کا پورے ہونے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ یہ سارے کمال سب کچھ یہ میرے شیخ کی برکت ہے۔ تبلیغ کا کام یہ ان کی جوتیوں سے یہ حاصل ہوا ہے۔ کیوں نہیں لیا اللہ تعالیٰ نے ایسا تبلیغ کا کام۔ کیوں نہیں اللہ تعالیٰ نے یہ تبلیغ کا کام ایسے عالم سے جو اہل اللہ کا صحبت یافت نہیں تھا۔ کسی ایسے عالم سے لے لیتے یہ کام جو اہل اللہ کا صحبت یافتہ نہیں تھا۔ کیوں نہیں لیا؟ یہ ذرا سوچیے نقطہ ہے اس میں بہت بڑا نقطہ ہے اس میں کہ جو اللہ کے پیاروں کے ساتھ جاتا ہے وہ اللہ کا پیارا بنتا ہے۔ اور اس سے پیارے پیارے کام لیے جاتے ہیں۔ جب اللہ والوں کے پاس جا کر اپنے دل کی صفائی کروالی دل اللہ کے قابل ہوا، بھئی حسد ہے کینہ ہے بغض ہے۔ اور بہت ساری بیماریاں ہیں یہاں تو کس کس کا ہم ذکر کریں۔ تو شیخ کو اس بیماری کا بتانا اور پھر اس کا علاج پوچھنا پھر جان لڑا کر اس تجویز پر عمل کرنا۔ اسی سے آدمی کا دل صاف ہوتا ہے۔

اسی سے آدمی کا دل صاف ہوتا ہے اسی سے اب دل بنتا ہے۔ پھر اللہ اس سے کام لیتے ہیں۔ اس کو اللہ منتخب کرتے ہیں اپنے کام کے لی۔

برائے سرِ انجام کارے ثواب

یکے از ہزار شود انتخاب

مولانا روم فرماتے ہیں دیوانے شمس تبریز کا شعر ہے یہ، نیکی کا کام کرنے کے لیے ہزاروں میں سے کوئی ایک پیدا ہوتا ہے۔ ہزارروں میں سے کوئی ایک کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ تو بہر یہ شہد بہت بڑی نعمت ہے یہ داعایااس لیے پیدا ہوا کہ ایک صاحب نے ہدیہ میں شہد پیش کیا تھا اس پر بیان ہونا چاہیے۔ یہ بہت بڑی نعمت ہے اس پر کبھی بیان بھی کرنا چاہیے۔ تو آج آپ کو میٹھا میٹھا شہد ملا ہوا بیان میں نے آج آپ کو سنا دیا۔ اب آپ کی ذمہ داری ہے اس شہد کی نعمت کو گھر میں رکھیے اور اس کو پلایے اور یہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علاج خود تجویز فرمایا **درھم الحلال** حلال کا پیسہ ہو **یشتری به العسل** اس سے شہد خریدیئے، **ویشرب بماء المطر** اور بارش کا پانی جب بارش ہو جائے تو اس کو اس میں ملا کر پیجیے اور اگر کوئی بیمار ہو جائے تو اس کو پلا دیجیے تو **شفاء من کل داء** تو حضور فرماتے ہیں اس میں ہر بیماری سے شفاء ہے۔ ورنہ سدا بہار تو معمول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رہا ہی ہے۔ کہ شہد کو پانی میں ملا کر علی الریق یہ الفاظ آتے ہے روایت میں علی الریق کا مطلب ہے نہار منہ سب سے پہلے وہی چیز پیتے ہیں صبح کے وقت اور حضور کو کوئی بڑی بیماری نہیں ہوئی۔ یہ بھی سوچنے کی بات ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ آج کل نہ جانے کیا کیا اللہ معاف فرمائے کیسی کیسی بیماریاں کہ آپ سوچ نہیں سکتے۔ کینسر ہے ٹی بی ہو رہی ہے اور پتا نہیں کیسی کیسی بیماریاں وجود میں آرہی ہیں بیٹھے بیٹھے آدمی ہنسی مذاق کر رہا ہو، اور اللہ کو پیارا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

الحمد للہ رب العالمین، سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم، جزا اللہ عنا سیدنا محمد ما ھو اھلہ----

اے اللہ ہم سب کی اور پوری امت کی مغفرت فرما دیجیے۔ اے اللہ ہمارے گناہوں کو معاف فرما دیجیے، ہم کو اپنا بنا لیجیے اور آپ ہمارے ہو جائیے، اے اللہ ہم سب کو ہمارے گھر والوں کو ہمارے اعزاہ اقرباء کو اور امت کے ہر ایک فرد کو اولین صدیقین کی آخری سرحد تک پہنچا دیجیے۔ اے اللہ اپنے عاشقوں والا دل ہم سب کو عطا فرما دیجیے۔ اور یہ اللہ والا دل ہم سب

کو نصیب فرما دیجیے، اے اللہ گناہوں سے نفرت نصیب فرما دیجیے۔ اے اللہ نفس و شیطان کی غلامی سے ہم سب کو اے اللہ نکال لیجیے۔ اے اللہ اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی نصیب فرما دیجیے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی خیرہ خلقہ محمد و اعلیٰ اصحابہ و اھل بیت اجمعین۔

آمین آمین برحمتك یا الرحم الراحمین۔

حوالہ جات

١۔سورة النحل: رقم الآية: ٦٨، ٦٩.

٢۔سورة محمد: رقم الآية: ١٤.

٣۔ رواه أبو داود فی "سننه" (رقم الحديث: ٥٢٦٧).

٤۔ رواه ابن ماجه فی "سننه" (رقم الحديث: ٣٤٥٠) والبخاری فی "التاريخ" (٦/٥٤)، وأبو يعلى فی "مسنده" (رقم الحديث: ٥٤١٥)، والطبرانی فی "الأوسط" (رقم الحديث: ٤٠٨)، والبيهقی فی "الشعب" (رقم الحديث: ٥٥٣٠).

٥۔ "جامع الصغير" (رقم الحديث: ٦٥٠٦).

٦۔ رواه البخاری فی "صحيحه" (باب الحلواء والعسل برقم الحديث: ٥١١٥)

٧۔ رواه ابن ماجه (رقم الحديث: ٣٤٥٢) و الحاكم (٤/ ٢٠٠ و ٤٠٣) وابن عدی (١/ ١٤٧) والخطيب (١١/ ٣٨٥).

٨۔ سورة بنی إسرائيل: الآية: (٨٢).

٩۔ رواه أبو نعيم فی "أخبار أصبهان" (٢/ ٢٢)، وعنه الديلمی (٢/ ١٤٣، ١٤٤): ....عن أنس بن مالك.

١٠۔ تاريخ مدينة دمشق لابن عساكر: ٢٦/٩٧:

١١۔ عن خشرم بن حسان عن عامر بنمالك أنه بعث إلى النبی (صلى الله عليه

وسلم) يلتمس دواء فبعث إليه بعكة من عسل أخبرناه أبو طالب بن أبي عقيل أنا علي بن الحسن الخلعي أنا عبد الرحمن بن عمر أنا أحمد بن محمد بن زياد بن الأعرابي نا إبراهيم بن إسماعيل بن إسماعيل الطلحي نا إسماعيل بن بهرام الخزاز نا الأشجعي عن مسعر عن خشرم عن عامر بن مالك قال بعثت إلى النبي (صلى الله عليه وسلم) من وعك بي ألتمس منه دواء وشفا فبعث إلى بعكة من عسل تابعه موسى بن نصر عن الفرات بن خالد عن مسعر مرفوعا ورواه غيرهما عن مسعر مرسلا أخبرناه أبو القاسم بن السمرقندي أنا أبو الحسين بن النقور أنا عيسى بن علي أنا عبد الله بن محمد نا هارون بن إسحاق نا وكيع عن مسعر عن خشرم الجعفري قال بعث ملاعب الأسنة إلى النبي (صلى الله عليه وسلم) يسأله الدواء من داء كان نزل بهم فبعث النبي (صلى الله عليه وسلم) بعسل أو بعكة من عسل.

۱۲۔ رواه أحمد في "مسنده" (رقم الحديث:۳۹۴۰).

۱۳۔ سنن أبي داود (كِتَابُ الطِّبِّ: بَابٌ فِي تَمْرَةِ الْعَجْوَةِ: رقم الحديث: ۳۸۷۶):

۱۴۔ عَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا عَلَى فُؤَادِي فَقَالَ إِنَّكَ رَجُلٌ مَفْئُودٌ ائْتِ الْحَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ أَخَا ثَقِيفٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ فَلْيَأْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلْيَجَأْهُنَّ بِنَوَاهُنَّ ثُمَّ لِيَلُدَّكَ بِهِنَّ.

۱۵۔ سورة ق: الآية:۹.

۱۶۔ سورة النور: الآية: ۳۵.

۱۷۔ تفسير القرطبي: تحت الأية: ۶۹ (۱۳۶/۱۰).

۱۸۔ رواه البخاري في "صحيحه" (باب الدواء بالعسل: رقم الحديث: ۵۶۸۴)

۱۹۔ سورة التحريم: الآية: ۱.

۲۰۔ صحیح البخاری (۵۲۶۷):

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ { يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِلَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ } لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ {وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ} لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا.